۲۔ حضرت عثمان غنیؓ

سلیم شہزاد

پہلی بات : حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد عرب اور اس کے اطراف مسلمانوں کی جو حکومت قائم ہوئی تھی، اس کی نگرانی اور وہاں اسلامی قوانین کو عام کرنے کے لیے جو نظام بنا، اسے خلافت کہتے ہیں۔ آپ پانچویں اور چھٹی جماعت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ ان دو اصحابؓ کے بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ بنائے گئے۔ تاریخ میں ان چار اصحابؓ کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی اشاعت کا زمانہ تھا۔ اسلامی تعلیم اور اسلامی معاشرے پر ان ملکوں کے اثرات بھی پڑنے لگے تھے۔ خاص طور پر ایرانی تصوّرات نے اہمیت حاصل کر لی تھی۔ اس کا اثر حضرت عثمانؓ کی خلافت پر بھی پڑا۔

ذیل کے سبق میں آپؓ کی عظیم شخصیت اور خلافت کے چند واقعات پیش کیے جا رہے ہیں۔

جان پہچان : سلیم شہزاد یکم جون ۱۹۴۹ء کو دھولیہ (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ مالیگاؤں میں تعلیم حاصل کی اور درس و تدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ اُردو اور انگریزی ادب کی تمام اصناف پر ان کی گہری نظر ہے۔ تنقیدی کتابوں کے علاوہ انھوں نے لغات اور اُردو قواعد پر بھی کتابیں لکھیں۔ 'فرہنگِ ادبیات، دعا؛ پرمنتشر، جیم سے جملے تک' اور 'ویر گاتھا' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

مدینے میں سخت قحط پڑا ہوا تھا۔ اناج اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگ بہت پریشان تھے۔ ان چیزوں کے لیے لوگوں کو دُور دُور جانا پڑتا تھا۔ مدینے کے ایک حصّے میں یہودی آباد تھے جن کے محلے کے پاس کنواں تھا۔ کنویں کا یہودی مالک اس کا پانی بہت زیادہ قیمت میں فروخت کرتا تھا۔ غریب مسلمانوں نے یہ بات رسول اکرمؐ کو بتائی۔ آپؐ نے اعلان فرمایا کہ لوگوں کو پانی کی تکلیف سے بچا کر اللہ کی خوشنودی کون حاصل کرے گا؟ یہ اعلان سن کر آپؐ کے ایک صحابی کنویں کے مالک سے ملے۔ انھوں نے اس سے کنواں خریدنے کی بات کی۔ بڑی سودے بازی کے بعد یہودی صرف آدھا کنواں فروخت کرنے پر راضی ہوا۔ آدھے کنویں سے مراد یہ تھی کہ ایک دن تو کنواں خریدنے والا اس کا پانی استعمال کرے گا اور دوسرے دن یہودی کنویں کے پانی کا مالک ہوگا۔ کنواں خریدنے والے صحابی نے سودا منظور کر لیا۔ جس دن کنواں ان کا ہوتا، مدینے کے تمام باشندے اس سے مفت پانی حاصل کر لیتے لیکن دوسرے دن یہودی اپنا پانی مسلمانوں کو بہت مہنگے داموں فروخت کرتا۔

تب مسلمانوں نے یہ کیا کہ جس دن کنواں یہودی کا نہ ہوتا، وہ دو دنوں کا پانی جمع کر لیتے۔ اس طرح دوسرے دن یہودی سے پانی خریدنے کوئی نہ جاتا۔ پریشان ہو کر یہودی نے کنواں خریدنے والے صحابی سے کہا کہ میں پورا کنواں بیچنے کے لیے تیار ہوں۔

صحابی نے کنویں کی بقیہ قیمت بھی ادا کر دی اور اسے مدینے کے سبھی باشندوں کے لیے وقف کر دیا۔ کنواں خریدنے والے یہ صحابی حضرت عثمانؓ بن عفّان تھے جو بعد میں مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہوئے۔

حضرت عثمانؓ کا خاندان مکّے کا ایک ممتاز اور بااختیار خاندان تھا جس کا شمار قبیلۂ قریش کے رئیسوں میں ہوتا تھا۔ ان کی والدہ اروٰی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قریبی رشتے دار تھیں۔ حضرت عثمانؓ میانہ قد اور مضبوط بدن کے خوب رو شخص تھے۔ یہ بات بھی

مشہور ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمانؓ کی بہت زیادہ مشابہت تھی۔

حضرت عثمانؓ نہایت باحیا، صبر کرنے والے، نرم دل اور سخی تھے۔ اپنی سخاوت کی وجہ سے وہ 'غنی' کہلائے۔ وہ صفائی پسند تھے، روزانہ غسل کرتے، صاف سُتھرے کپڑے پہنتے اور خوشبو لگاتے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ہر جمعہ ایک غلام آزاد کرنا ان کا شعار بن گیا تھا۔ خود سادہ کھانا کھاتے لیکن مہمانوں کو ہمیشہ لذیذ اور عمدہ کھانا کھلاتے تھے۔ خلیفہ بن جانے کے بعد بھی اُنھوں نے کبھی خود کو عام مسلمانوں سے برتر اور افضل نہیں سمجھا۔ وہ سب کے ساتھ بیٹھتے، سب کی عزّت کرتے لیکن کسی سے اپنی تکریم کی خواہش نہ کرتے تھے۔

ایک مرتبہ اپنے ایک ملازم سے کہا کہ میں نے تجھ پر جو زیادتی کی ہے، مجھ سے اس کا بدلہ لے لے اور ضد کر کے اُنھوں نے ملازم سے اپنے کان پکڑوائے۔ جب اس نے نرمی سے ان کے کان پکڑے تو کہا، "بھائی، خوب زور سے پکڑ، کیوں کہ دنیا کا بدلہ آخرت کے بدلے سے آسان ہے۔"

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ایک بیٹی بی بی رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا تھا۔ مکّے میں جب مسلمانوں پر بہت ظلم ہونے لگا تو وہاں کے کچھ مسلمان آنحضرتؐ کی اجازت سے ملکِ حبش جا کر آباد ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ بھی اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ چند برسوں کے بعد جب یہ بات مشہور ہوئی کہ مکّے کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو حضرت عثمانؓ واپس تشریف لے آئے مگر کافروں کے مسلمان ہو جانے کی خبر جھوٹی تھی۔ ان کے ظلم وستم مسلمانوں پر برابر جاری تھے۔ حضرت عثمانؓ اب رسولِ اکرمؐ کے ساتھ مکّے ہی میں رہے۔ اس کے بعد موقع آیا تو انھوں نے اپنے خاندان کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ ایک بیماری میں جب بی بی رقیہؓ کا انتقال ہو گیا تو آنحضرتؐ نے اپنی دوسری بیٹی بی بی اُمِّ کلثومؓ کو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے دیا۔ رسول اکرمؐ کی دو بیٹیوں سے نکاح کرنے کے سبب حضرت عثمانؓ 'ذوالنّورَین' یعنی دو نور والے کہلائے۔

ایک بار قحط ہی کے زمانے میں حضرت عثمانؓ کے یہاں غلّے سے لدے ہوئے ایک ہزار اونٹ آئے۔ مدینے کے بہت سے تاجر دوڑے ہوئے ان کے پاس پہنچے اور انھوں نے دُگنی قیمت پر غلّے کا سودا کرنا چاہا۔ حضرت عثمانؓ نے انھیں جواب دیا کہ مجھے تو اس مال کے بدلے دس گنا زیادہ قیمت ملنے والی ہے۔ تاجروں کو حیرت ہوئی کہ دس گنا نفع پر ان کا مال کون خریدے گا! حضرت عثمانؓ نے سارا غلّہ ضرورت مند عوام میں تقسیم کر دیا اور تاجروں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔

دنیا والوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے اور مسلمانوں کو مشرکین کے ظلم وستم سے بچانے کے لیے حضرت عثمانؓ نے رسول اکرمؐ کے ساتھ بہت سی لڑائیوں میں حصّہ لیا۔ عرب کے ایک مقام تبوک میں جب لڑائی کا موقع آیا تو انھوں نے اس لڑائی کے لیے تجارت سے حاصل ہونے والا نفع اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ بہت سارا فوجی ساز و سامان حضرت عثمانؓ نے اپنے خرچ سے مہیّا کیا اور ایک ہزار دینار نقد پیش کیے۔

حضرت عمرؓ بن خطاب کی شہادت کے بعد چھے صحابہؓ کی جماعت نے آپس میں مشورہ کر کے حضرت عثمانؓ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرّر کیا۔ اُن کی خلافت کا زمانہ تقریباً گیارہ سال رہا۔ اپنے زمانۂ خلافت میں انھوں نے حضرت عمرؓ کی بہت سی باتوں پر عمل کیا۔ ان کی اصلاحات سے اسلامی حکومت نے بہت قوّت حاصل کر لی۔ بیرونی ملکوں سے آنے والے جزیے کی رقم میں اضافہ ہو گیا۔

تجارت، زراعت اور تعلیم کو خوب ترقّی ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دَورِ خلافت میں قرآن کا ایک نسخہ امّ المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس رکھوایا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے یہ نسخہ منگوا کر اس کی نقلیں تیار کروائیں اور اسلامی ملکوں میں بھجوادیں تا کہ مسلمان آنحضرتؐ سے ثابت شدہ قرأت کے مطابق قرآن کی تلاوت کریں۔ حضرت عثمانؓ کا یہ ایک بڑا دینی کارنامہ ہے۔

حضرت عثمانؓ ایک نرم دل انسان تھے۔ ان کی نرم مزاجی کا فائدہ اُٹھا کر بعض لوگوں نے ان سے خلافت چھوڑ دینے کے لیے کہا۔ انھوں نے جواب دیا، "اللہ نے جو خِلعت مجھے پہنائی ہے، اس کو میں اپنے ہاتھ سے نہ اتاروں گا۔" تب یہ لوگ بغاوت پر آمادہ ہوگئے اور انھوں نے حضرت عثمانؓ کے مکان کو گھیر لیا۔ ایک دن محاصرہ کرنے والوں میں سے کچھ لوگ وہاں آئے۔ حضرت علیؓ کے بڑے بیٹے حضرت حسنؓ نے انھیں روکا مگر باغی انھیں زخمی کر کے مکان میں گھُس گئے۔ اس وقت حضرت عثمانؓ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ اسی حالت میں باغیوں نے انھیں شہید کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر اسّی سال سے زیادہ تھی۔

معنی و اشارات

وقف کر دینا	-	عوام کی بھلائی کے لیے اپنی چیز بلا معاوضہ دے دینا
خوب رُو	-	خوب صورت
ممتاز	-	باعزّت، نام ور، نمایاں
شِعار	-	طریقہ، عادت
تکریم	-	عزّت
حبش	-	افریقہ کا ایک ملک ایتھوپیا
جزیہ	-	اسلامی حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں سے ان کی حفاظت کے لیے لی جانے والی معمولی رقم
قرأت	-	مراد قرآن پڑھنے کا طریقہ
خِلعت	-	وہ پوشاک جو بادشاہ یا بزرگوں کی طرف سے دی جائے۔ مراد مرتبہ

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ خلافتِ راشدہ کسے کہتے ہیں؟
۲۔ سلیم شہزاد کی مشہور کتابوں کے نام لکھیے۔
۳۔ مدینے کے لوگ کیوں پریشان تھے؟
۴۔ مسلمانوں کے لیے کنویں سے پانی حاصل کرنا کیوں دشوار تھا؟
۵۔ پانی سے متعلق لوگوں کی شکایت پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اعلان فرمایا؟
۶۔ بی بی رقیہؓ کون تھیں؟
۷۔ حضرت عثمانؓ کو 'ذوالنورین' کیوں کہتے ہیں؟
۸۔ حضرت عثمانؓ نے کس کے ساتھ مدینہ ہجرت کی؟
۹۔ حضرت عثمانؓ کتنے برس خلیفہ رہے؟
۱۰۔ شہادت کے وقت حضرت عثمانؓ کی عمر کیا تھی؟

✤ مختصر جواب لکھیے:

۱۔ یہودی پورا کنواں فروخت کرنے پر کیوں مجبور ہوگیا؟
۲۔ حضرت عثمانؓ کا سراپا چند جملوں میں لکھیے۔
۳۔ حضرت عثمانؓ کے کردار کی خوبیاں بیان کیجیے۔
۴۔ حضرت عثمانؓ کی اصلاحات سے کیا فائدے حاصل ہوئے؟

وسعت میرے بیان کی

✤ **سبق کی روشنی میں ان جملوں کی وضاحت کیجیے :**

ا۔ ”مجھے تو اس مال کے بدلے دس گنا زیادہ قیمت ملنے والی ہے۔“

۲۔ اللہ نے جو خِلعت مجھے پہنائی ہے، اس کو میں اپنے ہاتھ سے نہ اُتاروں گا۔

✤ **وجوہات بیان کیجیے :**

ا۔ حضرت عثمانؓ نے ملازم کو زور سے کان پکڑنے کے لیے کہا۔

۲۔ حضرت حسنؓ نے باغیوں کو مکان میں گھسنے سے روکا۔

زورِ قلم

اس سبق میں حضرت عثمانؓ کے دو سودوں کا ذکر آیا ہے؛ (ا) کنویں کا سودا، (۲) غلّے کا سودا۔ ان دونوں سودوں پر پانچ پانچ جملے لکھیے۔

تلاش و جستجو

مختلف صحابہؓ کے ’القاب‘ جمع کیجیے اور انھیں بیاض میں لکھیے۔

مثلاً حضرت حسینؓ - شہیدِ کربلا

حضرت فاطمہؓ - خاتونِ جنت

حضرت حمزہؓ - ....

حضرت بلالؓ - ....

حضرت خالدؓ بن ولید - ....

حضرت ابوبکرؓ - ....

حضرت عمرؓ - ....

حضرت عثمانؓ - ....

حضرت علیؓ - ....

بول چال

✤ **جملوں میں استعمال کیجیے :**

خوشنودی حاصل کرنا، قیمت ادا کرنا، حیرت ہونا، مشورہ کرنا، محاصرہ کرنا

✤ **خالی جگہ پُر کیجیے :**

ا۔ لوگوں کو پانی کی تکلیف سے بچا کر اللہ کی ....کون حاصل کرے گا؟

۲۔ کنواں خریدنے والے صحابیؓ نے .... منظور کرلیا۔

۳۔ حضرت عثمانؓ کا خاندان مکّے کا ایک .... اور بااختیار خاندان تھا۔

۴۔ ان کی .... کی وجہ سے لوگ انھیں غنی کہتے تھے۔

۵۔ انھوں نے کبھی خود کو عام مسلمانوں سے .... اور ....نہیں سمجھا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا......... عطا کرتا ہے۔

✤ **غور کرکے بتائیے :**

ا۔ یہودی نے حضرت عثمانؓ کو کنواں فروخت کرتے وقت خوب سودے بازی کیوں کی؟

۲۔ مثال دے کر بتائیے کہ حضرت محمدؐ حضرت عثمانؓ سے بہت محبّت کرتے تھے۔

سیدھی بات

✤ **ذیل کے جملے درست کرکے لکھیے :**

ا۔ کبھی عام افضل انھوں نے خود سے نہیں کو مسلمانوں برتر اور سمجھا

۲۔ اپنے ملازم ضد پکڑوائے کرکے انھوں سے کان نے

۳۔ ضرورت سارا تقسیم عوام مند غلہ کردیا میں

۴۔ عمران تھی زیادہ اس وقت کی سے اسّی سال

سرگرمی/منصوبہ :

- عشرۂ مبشرہ میں شامل صحابیوںؓ کے نام معلوم کرکے لکھیے۔

اضافی معلومات

کھجور

رمضان المبارک کے مہینے میں عموماً کھجور سے روزہ افطار کیا جاتا ہے۔ اس سے جسم کو فوراً توانائی حاصل ہوتی ہے۔ طبّی تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کھجور میں گلوکوز اور فرکٹوز نامی شکر پائی جاتی ہے۔ یہ فوراً ہضم ہوجاتی ہے۔

کھجور میں غذائی ریشے زیادہ ہوتے ہیں جو غذا کے ہاضمے میں مدد کرتے ہیں اور بڑی آنت میں کینسر کا سبب بننے والے کیمیائی مادّوں کو خارج کرتے ہیں۔

کھجور میں فولاد کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہ خون کے ہیموگلوبن کا اہم جز ہے اور خون کی کمی پر قابو پانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس میں پوٹاشیم بھی قابلِ لحاظ مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ یہ دل کے افعال اور بلڈ پریشر پر قابو رکھتا ہے۔

کھجور کا استعمال اعتدال سے کیا جائے تو یہ جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کرتی ہے اور اس کا حد سے زیادہ استعمال جسم پر مضر اثرات ڈالتا ہے۔

سوالات :

۱۔ ہم عموماً روزہ کس چیز سے افطار کرتے ہیں؟

۲۔ بڑی آنت میں کینسر کا سبب بننے والے کیمیائی مادّوں کو کون خارج کرتا ہے؟

۳۔ خون میں ہیموگلوبن کون بڑھاتا ہے؟

۴۔ کھجور کے کیا فائدے ہیں؟

آیئے زبان سیکھیں

جملے کی قسمیں

بیانیہ جملہ : ان جملوں کو پڑھیے :

۱۔ مدینے میں سخت قحط پڑا ہوا تھا۔

۲۔ صحابی نے کنویں کی بقیہ قیمت بھی ادا کردی۔

۳۔ وہ صفائی پسند تھے۔

۴۔ حضرت عثمانؓ نے سارا غلہ ضرورت مند عوام میں تقسیم کردیا۔

۵۔ ان کی خلافت کا زمانہ تقریباً گیارہ سال رہا۔

ان جملوں سے ہمیں کچھ باتوں کا پتا چلتا ہے مثلاً پہلے جملے سے مدینے میں قحط پڑنے کی خبر معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے جملے بھی ہمیں کچھ باتیں بتاتے ہیں۔ ایسا جملہ جس سے کسی واقعے کی خبر ملتی ہو **'بیانیہ جملہ'** کہلاتا ہے۔

دیے گئے جملوں کے افعال پر غور کیجیے۔

۱۔ قحط پڑا ہوا تھا۔ ۲۔ قیمت ادا کردی۔

۳۔ تقسیم کردیا۔

ان سے پتا چلتا ہے کہ جملوں میں بیان کیے جانے والے کام ہوئے ہیں۔ جب کسی جملے سے کام ہونے یا کرنے کی خبر ملتی ہے تو اسے **'مثبت جملہ'** کہتے ہیں۔

انھی مثالوں کو اس طرح دیکھیے :

۱۔ قحط نہیں پڑا تھا۔ ۲۔ قیمت نہیں ادا کی۔

۳۔ تقسیم نہیں کیا۔

ایک لفظ 'نہیں' بڑھا دینے سے یہ جملے پہلے سے اُلٹ معنی دینے لگے ہیں۔ ایسے جملوں کو **'منفی جملہ'** کہا جاتا ہے۔

سبق میں آپ نے ایسے جملے بھی پڑھے ہیں :

۱۔ جس دن کنواں یہودی کا نہ ہوتا۔

۲۔ یہودی سے پانی خریدنے کوئی نہ جاتا۔

اگر مثبت جملے میں نہیں یا نہ کا اضافہ کردیا جائے تو وہ منفی جملہ بن جاتا ہے۔

- کسی بھی سبق میں سے چند مثبت بیانیہ جملے چن کر انھیں منفی بیانیہ جملوں میں تبدیل کیجیے۔